دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن
St-18-1 سیکٹر 5-M نارتھ کراچی- فون: 021-32064664, 021-38302662

مسلسل ۲۱۷۵۸
تاریخ الوصول
تاریخ الاجراء
الایصال

دار الافتاء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مندرجہ ذیل مسئلے کے بارے میں کہ نماز کی حالت میں عربی زبان کے علاوہ مثلاً اردو میں دعا مانگنے سے نماز مطلقاً فاسد ہوتی ہے یا اس میں کچھ تفصیل ہے؟

تفصیل سے مراد یہ ہے کہ اگر اردو میں دعا دینی امور یا آخرت کے امور سے متعلق مانگی جائے تو کیا اس سے بھی نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

نیز اگر نماز فاسد ہوتی ہے تو کیا وہ واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟

جزاک اللہ۔

الجواب حامداً و مصلیاً

نماز میں قرائت بالفارسیۃ کے مسئلے میں چونکہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ کا حضرات صاحبین کے قول کیطرف رجوع ثابت ہے لہذا نماز میں قرأۃ بغیر العربیۃ سے مطلقاً نماز فاسد ہو جائیگی، البتہ دیگر اذکار، ادعیۃ، تکبیر شروع فی الصلاۃ، کے مسئلے میں چونکہ راجح قول کے مطابق امام اعظم رحمہ اللہ کا حضرات صاحبین رحمہم اللہ کے قول کیطرف رجوع ثابت نہیں ہے لہذا امام صاحب رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق اگر کوئی شخص غیر عربی میں نماز میں دعائیں پڑھ لیتا ہے تو نماز کراہت کیساتھ درست ہو جائیگی تاہم واجب الاعادہ ہوگی۔

صورت مسئولہ میں؛ نماز میں دعا بغیر العربیۃ کی چند صورتیں محتمل ہیں

(۱) نماز میں منقول و ماثور دعائیں غیر عربی میں پڑھی جائیں (جیسے اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما وغیرہ) اسکا حکم یہ ہے کہ نماز کراہت تحریمی کیساتھ ادا ہو جائے گی، البتہ مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

۲۔ نماز میں غیر منقول و ماثور ادعیہ غیر عربی میں مانگی جائیں، تو اسکی دو صورتیں ہیں یا تو وہ دعائیں ایسی ہونگی کہ بندوں سے انکا مانگنا محال ہو، جیسے اے اللہ! مجھے حج کرنے کی سعادت نصیب فرما، اس صورت کا حکم بھی صورت بالا کیطرح ہے (یعنی نماز کراہت تحریمی کیساتھ ادا ہو جائیگی)

البتہ اگر وہ دعائیں ایسی ہوں کہ وہ بندوں سے بھی مانگی جا سکتی ہوں (مثلاً اے اللہ! مجھے سیب عطا کر) تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائیگی۔

نیز اس صورت میں از سر نو نماز کی ادائیگی لازم ہوگی۔

CamScanner

رد المحتار على الدر المختار ١/٥٢١ سعيد

. فقيد المأمول بالقبول ودعا بالعربية وحرم بغيرها الخ

تحته

(قوله حرم بغيرها) اقول: نقله في النهر عن الإمام القرافي المالكي معللا باحتماله على ما ينافي التعظيم ثم رايت العلامه اللقاني المالكي نقل في شرحه الكبير على منظومته المسماة جوهرة التوحيد كلام القرافي، وقيد الأعجمية بالمجهولة المدلول اخذا من تعليله بجواز اشتمالها على ما ينافي جلال الربوبية، ثم قال: واحترزنا بذلك عما اذا علم مدلولها فيجوز استعماله مطلقا في الصلاة وغيرها لان الله تعالى قال (وعلم آدم الأسماء كلها — وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه — اه لكن المنقول عندنا الكراهة فقد قال في غرر الأفكار شرح درر البحار في هذا المحل: وكره الدعاء بالعجمية، لان عمر نهى عن رطانة الأعاجم، والرطانة كما في القاموس الكلام بالأعجمية ورأيت في الولوالجية في بحث التكبير بالفارسية ان التكبير عبادة لله تعالى، والله تعالى لا يحب غير العربية ولهذا كان الدعاء بالعربية اقرب الى الإجابة فلا يقع غيرها من الألسن في الرضا والمحبة لها موقع كلام العرب وظاهر التعليل ان الدعاء بغير العربية خلاف الأولى وان الكراهة فيه تنزيهية هذا، وقد تقدم اول الفصل ان الإمام رجع الى قولهما بعدم جواز الصلاة بالقراءة بالفارسية إلا عند العجز عن العربية

واما صحة الشروع بالفارسية وكذا جميع اذكار الصلاة فهي على الخلاف فعنده تصح الصلاة بها مطلقا خلافا لهما كما حققه الشارح هناك والظاهر ان الصحة عنده لا تنفي الكراهة وقد صرحوا بها في الشروع واما بقية الشروع بالفارسية [illegible] فلم ار من صرح فيها بالكراهة سوى ما تقدم، ولا يبعد ان يكون الدعاء بالفارسية مكروها تحريما في الصلاة وتنزيها خارجها الخ.

والله اعلم بالصواب

كتبه محمد ادريس

الجواب [illegible]

دار الافتاء

22 JAN 2024

رئيس دار الافتاء